



سوال

(09) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور میں سے نور ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں ہم بعض لوگوں سے سنتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور میں سے نور ہیں اور حضور ہی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے نور سے پیدا کیا اور میرے نور سے آگے کل کائنات پیدا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور مجسم ہیں آپ نے فرمایا ہے۔ ”اول ما خلق اللہ نوری“ یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا کیا اور قرآن مجید میں ہے۔

قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين ۱۵ المائدة

یعنی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور بیان کرنے والی کتاب آئی ہے۔ یہاں نور سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس قرآن و حدیث سے ثابت ہوا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ نور صرف بشر کی شکل بن کر ظہور پذیر ہوئے۔ وہابی دھوکہ کھانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں دوسرے بشر کی شکل میں سمجھنے لگ گئے حالانکہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بشر بن کر آئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھی فرشتے انسانی شکل اختیار کر کے گئے تھے۔ وہ تھے نور لیکن بشر بن کر آئے اور اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہونے کے باوصف بشر کے لباس میں آگئے تو کون سا غیر ممکن کام ظاہر ہو گیا۔ کفر کا ارتکاب کرتے ہیں وہ لوگ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں۔

آپ اس سوال کا مفصل جواب قلم قلم بند کر کے یہاں بھیج دیں اور ان تمام دلائل کی حقیقت بیان کر دیں کیونکہ بریلوی طلباء اس سوال کا تحریری طور پر دل جواب چاہتے ہیں اس لئے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں:

(شوکت علی: ایسزول نمبر ۶۰ کمرہ نمبر ۱۳ ہتلی ہو سٹلی۔ زراعی کالج لائل پور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے نور میں سے نور سمجھنا گویا آنجناب کو اللہ تعالیٰ میں سمجھنا ہے اور اس کا ہم جنس قرار دینا ہے اور یہ نص قطعی (لم ید ولم یولد) (اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے) کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کمال ذات و صفات میں ایک ہے۔ اس نے صاف اور مبرہن الفاظ میں فرمادیا ہے۔ لم یبتد و لم یکن له شریک فی الملک یعنی نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے۔ (پارہ نمبر ۵ سورہ نبی اسرائیل)

سورہ کہف پارہ نمبر ۵ کی شروع آیات میں اللہ تعالیٰ کیسے عجیب انداز میں فرماتا ہے **وَيُنذِرُ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ تَاللَّهِ إِنَّا لَنَعْلَمُ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لَابَاءَ نَعْمَ كَثْرَتِ كَلِمَةٍ شَخْرَجَ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۝ الكهف**

نزول قرآن کے مقاصد میں سے ایک مقصد عالی یہ بھی ہے کہ وہ ان لوگوں کو ڈرانے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے اس بات کا کوئی علم نہ ان کے پاس ہے اور نہ ان کے آبا و اجداد کے پاس تھا بڑی بات ہے جو ان کی زبان سے نکلتی ہے اور وہ لوگ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

نَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَدًا ۗ ۝۳ الجن

(جن) نہ اس کی بیوی ہے، نہ اولاد۔

ایک جگہ دارد ہے۔ **تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَنْفَطَرْنَ مِنْهُ وَتَتَشَقَّقُ الْأَرْضُ وَخُجُرُ الْجِبَالِ يَلْوًا ۗ ۝۹۰ أَنْ دَعَا لِلَّهِ خَمْنًا وَلَا ۗ ۝۹۱ مريم**

جو لوگ رحمن کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں وہ ایسی ناپسندیدہ بات کہتے ہیں۔ کہ قریب ہے اس کے باعث آسمان پھٹ جائیں۔ زمین میں شکاف پڑ جائیں اور پہاڑ کچپکا کر گرجائیں۔

اسی طرح متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی کمر توڑی ہے اور واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی اس کا ہم جنس اور شریک نہیں۔ ایسے حضرات کی سمجھ میں یہ موٹی سی بات بھی نہیں آتی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نور میں سے تھے تو کیوں نہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں خدائی صفات آئیں۔ آپ کی ازواج مطہرات بھی تھیں اور بیٹے بیٹیاں بھی لیکن اللہ تعالیٰ ذات میں یہ صفات نہیں ہیں۔

۲۔ وہ لوگ جو یہ حدیث کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے نور سے پیدا کیا اور میرے نور سے کل کائنات پیدا کی بیان فرمایا کرتے ہیں۔ وہ خدا جانے کیوں بنا لوگوں کو ناپسند سمجھ رہے ہیں۔ یہ حدیث ہے ہی کہاں معاذ اللہ ایسی من گھڑت باتیں کرنا عام لوگوں سے تو شاید ممکن ہوں لیکن جو شخص علم و دین سے کچھ بھی بہرہ رکھتا ہے اس کی شان کے شایان نہیں کہ ایسی وضعی باتوں کو ”حدیث نبوی“ کہے۔

اس موضوع بات کو اگر حدیث نبوی صلی اللہ علی وسلم مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نتیجہ ساری کائنات اللہ کے نور سے ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے اور باقی کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے، گویا اس بانٹا سے میں ہر مخلوق شی کے حصہ میں کچھ نہ کچھ اللہ کا نور آیا۔

اگر یہ صورت حال ہے تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا خصوصیت ہوئی اور پرہمہ اوست۔ والوں کو ائمہ دین کا برا سمجھنا بھی بے فائدہ ہوا۔ نیز کیا اللہ اپنے نور کے چند اجزاء کو نار کے حوالہ کر دے گا۔

۳۔ اس موضوع بات کو چند منٹ کے لئے حدیث صحیح مان لینے سے یہ بات کہاں صحیح ثابت ہوتی ہے کہ رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے تھے؟ یہاں تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ کجا کسی چیز کا پیدا کرنا اور کجا کسی چیز کا خود اس پیدا کرنے والے سے ہونا کیا ان دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق نہیں؟

۲۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝۱۰ المائدہ

تحقیق آیا ہے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور بیان کرنے والی کتاب۔ سے یہ استدلال صحیح نہیں ہے کہ یہاں نور سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مجسم ہونا اللہ کے نور سے ہونا ہے۔

متقدمین و متاخرین اہل سنت مفسرین رحمہم اللہ میں سے اکثر کی یہ رائے ہے کہ۔ نور سے مراد قرآن مجید ہی ہے اور کتاب مبین کو نور بھی کہا گیا ہے۔ ان مفسرین رحمہم اللہ کی تائید



میں قرآن مجید میں سے ہی دلائل واضح مل سکتے ہیں۔ جیسے سورہ حجر کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَلِكِ آيَاتِ الْكِتَابِ وَقُرْآنِ مُبِينٍ

یہ آیتیں کتاب کی اور قرآن بیان کرنے والی کی۔ یہاں قرآن کو دو نام دیئے گئے ہیں۔ کتاب، اور ”قرآن“

اس کے علاوہ قرآن مجید میں ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا لَكُمْ نُورًا مُبِينًا ۝ ١٧٤ النساء

لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل آچکی (مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں، وہ ذات مبارک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہم نے تمہارے پاس ایک صاف اور جگمگاتا نور بھیجا ہے۔

حافظ ابن کثیر ابن جریر نواب وحید الزمان مولانا اشرف علی وغیرہ تمام متقدمین و متاخرین مفسروں کا اتفاق ہے کہ نور سے مراد قرآن کریم ہے۔ جس کی روشنی قیامت تک باقی رہے گی۔

ایک اور جگہ بالکل صاف الفاظ میں ارشاد ہوتا ہے۔

فَايْتُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا (تقابن پارہ نمبر ۲۸)

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور نور (یعنی قرآن) پر جس کو ہم نے تمہارا ایمان لاؤ۔ (ترجمہ از مولانا وحید الزمان)

نَاكُتْ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا مُبِينًا يَهْدِي مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا الشُّورَى

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کا انتہائی کمال کیا چیز ہے ہم نے اس قرآن کو نور بنا یا جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیں ہدایت کرتے ہیں۔ (ترجمہ از مولانا اشرف علی) یہاں بھی قرآن مجید کو نور کہا گیا ہے کیونکہ اس سے روشنی اسلام پھیلی اور کفر و شرک کے اندھیرے دور ہوئے۔

بعض مفسرین رحمہم اللہ نے اگر (قد جاءكم من اللہ نور و کتاب مبین) میں نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مراد لی ہے تو ان معنوں میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے باعث لوگ کفر و معصیت کے اندھیروں سے نکل کر اسلام کی روشنی کی طرف آئے۔ اس پر ہمارا ہر شخص کا ایمان ہے۔

۵۔ رہی یہ بات کہ حضرت جبرئیلؑ، حضرت ام عیسیٰ مریم علیہا السلام کے پاس بشر کی شکل میں آئے تھے۔ نیز چند فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بشر بن کر آئے۔ لہذا نور بشر بن کر ظہور کر سکتا ہے۔ یہ دلیل پیش فرمانے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ۔ سورہ مریم میں جس جگہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے (بشر اسویا) بن کر حضرت مریمؑ کے پاس آنے کا ذکر ہے وہاں یہ بھی واضح فرمایا گیا ہے کہ جب حضرت مریمؑ نے ایک غیر محرم مرد کو اپنے نزدیک دیکھا تو فوراً فرمایا شروع کیا۔ **قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنَّ كُنْتَ تَقِيْتَا** کہنے لگی میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتی ہوں۔ اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (حضرت علامہ وحید الزمان فرماتے ہیں یعنی) اگر تو ایمان رکھتا ہے یا اگر تو پرہیزگار بھی ہے جب بھی اللہ واسطہ دیتی ہوں کہ میرے سامنے سے ہٹ جا۔

غور فرمایا آپ نے اس جگہ جبرئیلؑ کا جواب بھی سنتے جلیے (قال انما انا رسول ربك) وہ کہنے لگے میں تو تیرے مالک کا بھیجا ہوا ہوں یعنی فرشتہ ہوں، مجھے بشر کی شکل میں دیکھ کر گھبرائیے نہیں یہاں حضرت جبرئیلؑ نے اپنا فرشتہ ظاہر ہونا فرمادیا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں ایک بار فرمایا کہ میں حقیقت میں نور ہوں اور بشر کی شکل میں آیا



ہوں۔؟ دوسرا ذکر سورہ ہود میں فرشتوں کا بشر بن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حضرت اسحاق کی بشارت دینے کے لیے جانے کا ہے۔ وہاں بھی واقعہ بیان فرمایا گیا ہے۔

فَمَا بَشَتْ أَنْ جَاءَ الْبَعْثُ جَنِيذًا ۖ ۶۹ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيُّهُمْ لَا تَضِلُّ إِلَيْهِ فَنَجَّىٰ نَجْرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَنْخَفِ إِنَّهُ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ۗ ۷۰ یعنی کچھ دیر نہ ہوئی کہ ابراہیم ان کے کھانے کے لئے ایک بھنا ہوا پچھڑالے کر آئے۔ جب ابراہیم نے دیکھا وہ اپنے ہاتھ پچھڑے کی طرف نہیں بڑھاتے تو برامانا یا اجنبی سمجھا اور دل ہی سے ڈر گئے۔ انہوں نے کہا مت ڈرو۔ ہم لوط علیہ السلام کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (یعنی فرشتے ہیں اس لئے نہیں کھاتے)

ملاحظہ فرمائیے۔ فرشتے کھاتے نہیں ہیں۔ معلوم ہوا کہ اگر نوری مخلوق بشر کی شکل میں آجائے تو اس کی اصلی خاصیت نہیں بدلتی، صرف شکل بدلا کرتی ہے۔

ادھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو کفار بطور اعتراض ایک حقیقت بیان کیا کرتے تھے۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَاكُلِ الطَّعَامِ وَيَنشِ فِي الْأَنْوَاقِ

یہ کیسا رسول ہے کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا ہے۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور مجسم یا اللہ کے نور سے ہوتے تو پھر کھانا نہ کھاتے پانی نہ پیتے اور بازاروں میں چلتے۔

۶۔ ان لوگوں کا یہ کہنا کہ کفر کا ارتکاب کرتے ہیں وہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر سمجھتے اور بشر کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ”الٹا چور کتوال کوٹھنے“ والا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تو خود فرماتا ہے۔ **قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ** اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں (فرق یہ ہے کہ مجھ پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) وحی آتی ہے۔

دوسری جگہ کفار کے چند مطالبات کا ذکر کر کے جو یہ ہیں کہ ہم تو کبھی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تیری بات ماننے والے نہیں جب تک تو تمہارے لئے ایک چشمہ پانی کا زمین سے نہ بہائے۔ تیرا ایک باغ ہو کھجور اور انجور کا اور اس کے بیج میں تو پانی سے بھر پور نہریں بہا دے یا ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دے یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے آسمن سلانے لاکھڑا کر یا تیرا سونے کا گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے۔

ان سب مطالبات کا ایک ہی جواب سکھا گیا۔

قُلْ بُحْبُحَانِ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا

یعنی اے پیغمبر! ان لوگوں کے جواب میں کہہ دے۔ سبحان اللہ میں صرف ایک بندہ (بشر) ہوں اللہ کا پیغام پہنچانے والا۔ (پارہ نمبر ۱۵، بنی اسرائیل)

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس حقیقت کو واضح فرمایا گیا ہے کہ بشروں کی طرف بشر کا رسول بن کر آنا ہی درست ہے۔ اگر زمین پر فرشتے آباد ہوتے تو ہم کسی فرشتہ کو آسمان سے رسول بنا کر اتار دیتے۔ نیز سب انبیاء علیہم السلام بشر اور بنائے آدم علیہ السلام تھے۔ مولنا سید اسمعیل مشہدی گھربالوی، ص ۹ اول الاعتصام جلد نمبر ۹ شماره نمبر ۵

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث



جلد 09 ص 52-57

محدث فتویٰ